زبان وادب، تہذیب وثقافت کا ترجمان

نیا دور

جاں نثار اختر نمبر۔ حصہ اول

فروری ۲۰۱۶ء

قیمت: ۵۰ روپے

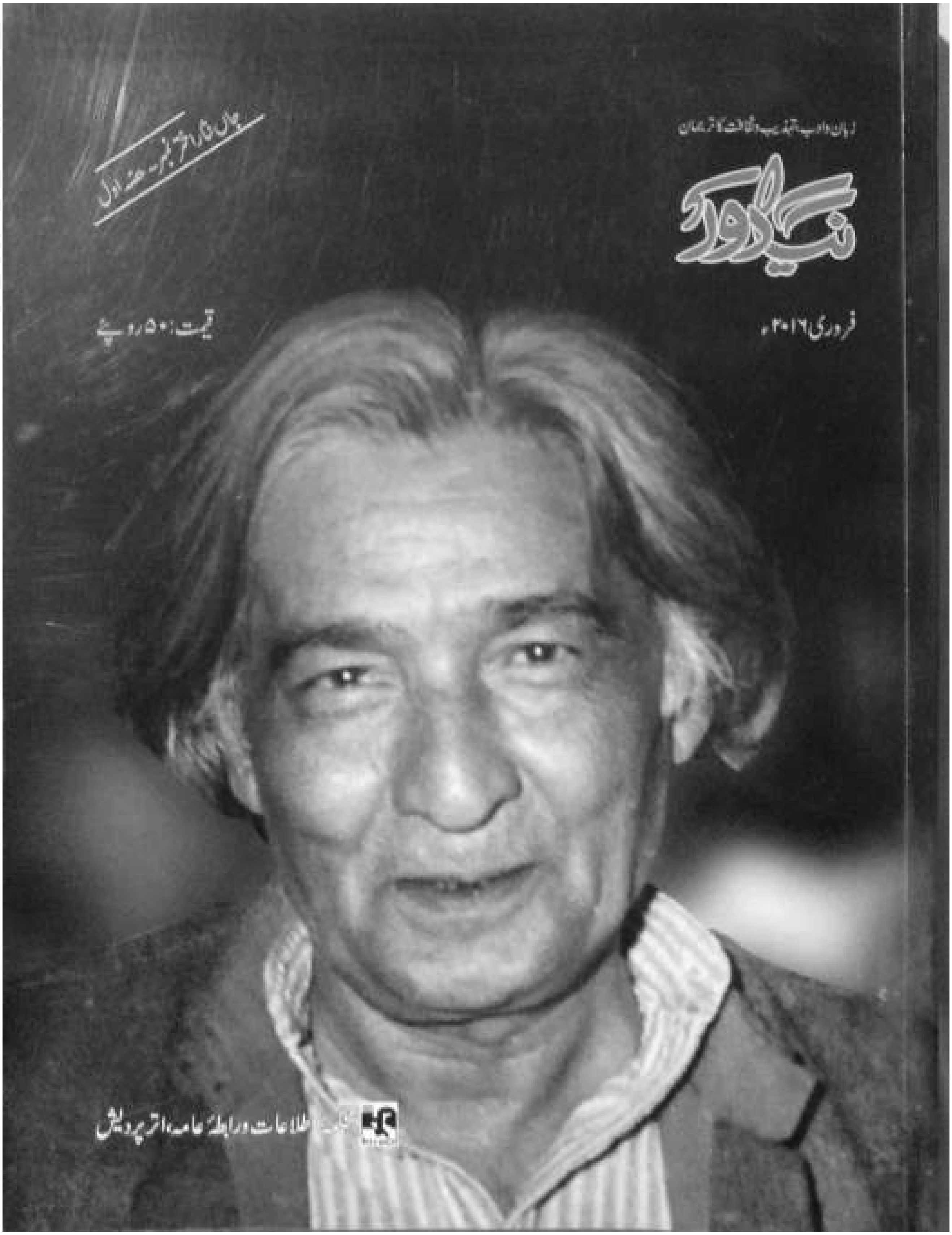

محکمۂ اطلاعات ورابطۂ عامہ، اتر پردیش

بقیات ــــــــــــ ۱۰۲

عکس در عکس ۱۰۳

جاں نثار اختر کی تشبیہات ـــــ سید سراج اجملی ـــــ ۱۰۴
پچھلے پہر کے تناظر میں ـــــ ڈاکٹر ظفر الغنی ـــــ ۱۰۷
غزل کا مزاج داں جاں نثار اختر ـــــ ڈاکٹر عزیزہ امین ـــــ ۱۱۰
جاں نثار اختر کی غزل گوئی ـــــ ڈاکٹر مامون رشید ـــــ ۱۱۸
جاں نثار اختر کی شاعری ـــــ ڈاکٹر ظہیر علی صدیقی ـــــ ۱۲۱
غزل کا مزاج شناس شاعر ـــــ ڈاکٹر شکیل احمد ـــــ ۱۲۴
ترقی پسند غزل اور جاں نثار اختر ـــــ ڈاکٹر وسیم انور ـــــ ۱۲۶
جاں نثار اختر کی غزلیہ شاعری ـــــ ضیا فاروقی ـــــ ۱۳۰
جاں نثار اختر کی ایک غزل کا تجزیہ ـــــ ڈاکٹر محمد امتیاز احمد ـــــ ۱۳۳

آئینہ در آئینہ ۱۳۵

بقیات ــــــــــــ ۱۳۶
خاکِ دل اور خاموش آواز ـــــ عابد حسین حیدری ـــــ ۱۳۷
خاموش آواز ـــــ ڈاکٹر ریحان حسن ـــــ ۱۴۱
جاں نثار اختر کی شاعری.... ـــــ ڈاکٹر مبین احمد ـــــ ۱۴۵

پس گردشِ ایام ۱۴۹

جاں نثار اختر کا گھر آنگن ـــــ پروفیسر آصف زمانی ـــــ ۱۵۰
گھر آنگن اور روپ کا تقابلی مطالعہ ـــــ علی جعفر الحیدری ـــــ ۱۵۵
گھر آنگن کے شاعر ـــــ ڈاکٹر سلمان فیصل ـــــ ۱۶۱

برگِ زرد ۱۶۴

آرکیڈیا کا ایک رند ـــــ باقر مہدی ـــــ ۱۶۵
جاں نثار اختر اور حضرت گنج کی سیر ـــــ پردیپ کپور ـــــ ۱۶۶

نذرانۂ عقیدت ۱۷۰

نظم ـــــ رباب رشیدی ـــــ ۱۷۱
کہکشاں ـــــ جاوید اکرم ـــــ ۱۷۲
نظم ـــــ ڈاکٹر طارق قمر ـــــ ۱۷۳

خطوط ۱۷۴

صفیہ کے خطوط ـــــ ۱۷۵ تا ۱۹۲
ڈاکٹر محمد اطہر مسعود خاں ـــــ ۱۹۳
جاں نثار اختر تصاویر کے آئینے میں

ڈاکٹر وسیم انور
اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو و فارسی ڈاکٹر ہری سنگھ گور یونیورسٹی
ساگر، (ایم پی) - ۴۷۰۰۰۳
9301316075

ترقی پسند غزل اور جاں نثار اختر

غزل اردو شاعری کی مقبول ترین صنف سخن ہے۔ غزل کا فن ایجاز و اختصار، رمز و کنایہ، مجاز و تمثیل، استعارہ و تشبیہ اور آہنگ و غنائیت سے مزین ہوتا ہے۔ غزل میں شروع ہی سے مختلف موضوعات زندگی، معاشرتی خیالات، تاریخی واقعات و نظریات کی ترجمانی ہوتی رہی ہے ہر طرح کے خیالات کی عکاسی دیگر اصناف سخن کی بہ نسبت غزل میں زیادہ موثر اور جامع طریقے سے کی جا سکتی ہے۔ اس طرح غزل کے شعر اپنے اندر ایک جہان معنی رکھتا ہے۔

غزل کے متعلق نقادوں کے مختلف نظریے رہے ہیں۔ فراق کے نزدیک غزل انتہاؤں کا سلسلہ ہے۔ پروفیسر رشید احمد صدیقی نے غزل کو اردو شاعری کی آبرو قرار دیا۔ خواجہ احمد فاروقی غزل کو محبوب ترین صنف سخن بتاتے ہیں۔

غزل کی اصلاح کا رجحان حالی سے شروع ہوا لیکن صرف موضوعات کی حد تک رہا۔ اس کے بعد عظمت اللہ خاں، وحید الدین سلیم، جوش ملسیانی، کلیم الدین احمد وغیرہ کے نام آتے ہیں جو غزل کی ہیئت اور ساخت ہی کے مخالف تھے۔ ان حضرات کے نزدیک غزل بے وقت کی راگنی، نیم وحشیانہ شاعری اور ربط و تسلسل سے عاری کلام ہے۔ عظمت اللہ خاں کا یہ خیال تھا کہ اردو شاعری کی ترقی صرف تبھی ہو سکتی ہے جب غزل کی گردن بے تکلف اڑا دی جائے۔ یہ عمل انتہا پسندانہ تھا۔ غزل کے سلسلے میں پروفیسر آل احمد سرور کی رائے بڑی متوازن ہے۔

”غزل کی مقبولیت سے کچھ لوگ اس حقیقت سے چشم پوشی کرنے لگے ہیں کہ غزل ساری شاعری نہیں ہے اور نہ غزل کو اردو شاعری کی آبرو کہہ کر دل خوش کر لینا مناسب ہے۔“ [۱]

ابتدائی دور میں ترقی پسند شعراء نے غزل کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی اور جب اسے اپنایا تو اردو غزل کی عام روایت سے اجتناب کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اب اس کے روایتی اور بنیادی کردار عاشق و معشوق اور رقیب معنوی طور پر بدلے ہوئے تھے اور ابہام کی بہ نسبت وضاحت ضروری ہو گئی تھی۔ ترقی پسند شاعر کے لیے طے شدہ نتائج کو منظوم کرنا لازمی تھا لہٰذا اس میں مقصد کو اولیت اور فن کو ثانویت حاصل رہی جس کی وجہ سے اکثر ترقی پسندانہ غزل خطابت اور بیانیہ بن کر رہ گئی۔

اس کے باوجود ترقی پسند شعراء نے اچھی غزلیں کہی ہیں۔ اس دور میں فیض کی غزلیں ان کی نظموں سے زیادہ مقبول ہوئیں۔ جذبی، مجاز، مجروح، سردار جعفری، واثق، مخدوم، جاں نثار اختر، ساحر، تاباں، پرویز شاہدی، اختر انصاری وغیرہ نے ترقی پسند خیالات کی عکاسی اپنی غزلوں میں کی ہے۔

”فن ادب اور سماج اپنے ارتقاء کے لیے نئی نسل سے نئے خون کا تقاضا کرتے ہیں۔ غزل جو ہمارے ادب کی شاندار روایت ہے اور جس کے بغیر اردو شاعری کا تصور ممکن نہیں جس کا نام آتے ہی ہماری صدیوں کی تہذیب سمٹ کر سامنے آنے لگتی ہے۔ ہماری جذباتی اور وجدانی کیفیات، ہماری معاشرت، تمدن اور اخلاق کی ہزاروں جھلکیاں اپنے چہرے سے نقاب سرکاتی نظر آتی ہیں۔ ایک عظیم الشان ورثے کے طور پر نئی نسل تک پہنچتی ہے۔“ [۲]

جاں نثار اختر کو شاعری کا شوق ورثے میں ملا تھا۔ انکی ابتدائی